© rasailojaraid.com



# اتفاق اہل اسلام

للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست - آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

خدا تعالی کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اہل اسلام کے اتفاق نے جس کے تمنا ہم مدت سے تہے اور سال گزشتہ سی اسکی تائید مین مصالحت آمیز اور اتفاق انگیز مضامین (مذہبی اشاعت (ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین) اشاعت مذہب اسلام (ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۱۳ مین) وعلی ہذا القیاس) لکہہ رہے تہے جلوہ دکہایا اور ترقی خواہان اسلام کا شجرہ آرزو و مراد پہل لایا -

دھلی مین عاملین بالحدیث و عاملین بالفقہ دونون فریق کے علماء کا اسپر اتفاق ہوا ہے کہ فریقین کے لوگ مسایل فرعیہ خلافیہ (رفع الیدین - آمین بالجہر وغیرہ) کے سبب آپس مین بغض و عناد و فساد برپا نہ کرین بلکہ بجاے اسکے محبت و اتفاق پیدا کرین ان مسایل مین ہر ایک شخص اپنے مذہب کے موافق عمل رکہے دوسرے کے عمل پر طعن و توہین عمل مین نہ لاوے ایک دوسرے کے پیچہے نماز مین اقتدا کرنے - ان امور کے اختلاف سے ایک دوسرے کے پیچہے نماز پڑہنے سے انکار نہ کرے -

ایک فریق کے مساجد مین دوسرے فریق کے لوگ نماز پڑہین کوئی کسی مسجد سے نماز پڑہنے سے روکا نہ جاوے -

یہ اتفاق اس سخت و نازیبا اختلاف کے بعد ہوا ہے جس پر ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۱۴ کے صفحہ ۱۸۶ مین افسوس ظاہر کیا تہا - الحمد للہ اس فساد کا دروازہ بند ہوا اور بجاے اسکے اس اتفاق معدن اصلاح و وفاق کا نشان قایم ہوا -

طرفہ یہ کہ یہ مصالحت بطور معاہدہ تحریر مین آئی اور محکمہ کمشنری مین داخل ہو کر تصدیق ہوئی -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسمین ہم مسٹر ٹینگ صاحب کمشنر قسمت دھلی کے بھی دل سے شکر گزار ہین جنھون نے اسمین اتفاق کی ترغیب دینے مین پرائیویٹ طور پر سعی کی اور مسلمانون کو انکے دینی معاملہ مین پوری مدد دی -

ایسا ہی لاہور کے سرآمد علماء فریقین (اہلحدیث و اہل فقہ) نے اسپر اتفاق کیا ہے اور اس باب مین فتوی تحریر کیا ہے کہ رفع یدین و آمین بالجہر مفسد نماز و مانع اقتدا نہین ہے - حنفی لوگ جنکی مذہب مین یہہ امور مسنون نہین ہین بلا تردد اُن اہلسنت عاملین بالحدیث کے پیچھے نماز پڑہین جو ان امور کو عمل مین لاتے ہین -

ہم اسمقام مین اُن دونون شہرون کی تحریرات کو معرض نقل مین لاکر ہدیہ ناظرین کرتے ہین - اسکے بعد ان تحریرات کے نتیجہ سے اور موضع کے علماء و عوام و سول کے حکام کو جنکو ہمیشہ آمین رفع یدین کے سبب مسجدون مین نماز پڑہنے نہ پڑہنے کے مقدمات درپیش رہتے ہین مطلع کرینگے -

## نقل تحریر اتفاق و مصالحت علماء دہلی مدخلہ و مصدقہ عدالت کمشنری

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسایل فروعیہ مین تنازعات بمعنی برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار و رسایل مشتہر کئے ہین جا ر ہا دہ اشتہار و رسایل ہماری نظر سے گذرے ہرچند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آے اور خفیف امور پر نوبت بعداوت پہنچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلسنت والجماعت تقریرًا و تحریرًا کہنے لگا - اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا - اور یہانتکے فساد سے اور بلاد و قصبات مین بہی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوی اور نوبت بفوجداری پہنچی - حالانکہ یہہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسایل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے اُن حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تہا - ایک دوسرے کو خارج از اہلسنت والجماعت نہ سمجہتا تہا اور آپسمین محبت و اتحاد تہا اور آجکل لوگ اُنہین فروعی مسایل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرمتون مین مبتلا ہو رہے ہین - کیونکہ ضد - اور کینہ - اور غیبت اور عداوت - اور فساد بالاتفاق حرام ہے - جن مسایل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہہ ہین - نجاست آب - آمین بالجہر فی الصلوۃ - رفع الیدین فی الصلوۃ - رفع سبابہ و دیگر مسایل اختلافیہ - بعض نے انکو حرام سمجہا - اور بعض نے سنن موکدہ - غرضکہ جادہ عتدال سے گذر گئے - ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچہے بشرط رعایت عدم مفسدات جایز ہے - پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اس کے پیچہے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہئے - اور چونکہ اُسپر اعتراض نہ ہو - اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچہے نماز پڑھے اور آپسمین محبت اور اتحاد رکہین - کوئی کسیکو برا اور بد مذہب نہ جانے - مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تہا - اور عملدرآمد متقدمین کا رہا ہے - عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر - ہر ایک مسجد مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہرایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے - پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہین کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلایل تکراری و مسایل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین - البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلایل - اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اسکے دلایل بیان کئے جاوین - اور طعن و تشنیع نکیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے دلایل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے - اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسی مضمون کا شایع کرے جسمین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکے تدارک کی حکام والاشان سے استدعا کیجاوے - غرض کہ جو آفات و افساد اشتہارات درسایل و تکرار امامت و اقتدا سے ہو رہی ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیئے کہ آیندہ ایسے منازعات پیدا نہ ہون - اور مسلمانون کے قلب سے کینہ و عداوت بالکل جاتا رہے - اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرلے - اور یہہ بہی اختیار ہے کہ کسی دوسرے مولوی سے بہی دریافت کرلے لیکن منازعت و تکرار نہ کرے -

تحریر بتاریخ بست و ششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

امام فن مناظرہ

محمد غلام اکبر خان ۱۲۸۹ محمدی السنی

منصور ۹۸ ۱۲ انہ کان

محمد حبیب اللہ ۹۸ ۱۲ ابو الخیرات

العابدین ۹ ۱۲ ابو محمد زین

سنہ ۱۲۸۶ محمد یعقوب

محمدی السنی محمد حمایت اللہ علی ہمہ ۱۲۹ جلیسہ

شرع رسول اللہ سنہ ۱۲۹۱ محمد ابراہیم خان خادم قاضی القضا

الحق محمد عبد
مدرس مدرسہ فتحپور

زین العابدین ۹ ۱۲ محمد بن احمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

خادم شریعت رسول الثقلین محمد حسین لطف ۱۲۹۲

ز شرف سید کونین شریف حسین ۱۲۹۳

حفیظ اللہ

حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

ابو الخیر محمد یونس ۱۲۹۷

عاشق علی

حسن علی

محمد اسحاق ۱۲۹۳

محمد جمیل ۱۲۹۸

محمد عبد اللہ ۱۲۹۰

محمد عبد المجید
بقلم خود
مہتمم مدرسۃ القرآن

محمد شاہ
ہست در دو جہان

عبدہ محمد یوسف ۱۲۸۷

محمد عبد القادر
عبدہ امیدوار شفا
۱۲۹۸

[illegible]

دستخط
محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ محمد عبد الرب
بقلم خود

ابو نعیم محمد عبد الحلیم
لکھنوی عفی عنہ
بقلم خود

عبد الجبار
بقلم خود

ابو محمد

سید لطف حسین

محمد علاؤ الدین ۱۲۹۱

محمد رحیم بخش
ہو المسعود سنہ ۱۲۹۷
امام مسجد فتحپوری دہلی

سید محمد امام
مسجد جہان
امام جامع مسجد دہلی

مظفر الدولہ نصیر الملک
حافظ محمد امیر الدین
علیخان بہادر روشن جنگ

دستخط
فقیر محمد یعقوب عفی اللہ عنہ
الذنب ولد مولوی
کریم اللہ صاحب

سید محمد اسمعیل عفی عنہ
عظیم آبادی بہاری
بقلم خود

قادر بخش
بقلم خود

مہر
محمد عبد اللہ سعید
مدرس مولوی عبد الرب

قادر بخش
بقلم خود

محمد عبد الرشید
بقلم خود
ولد مولوی عبد الحکیم

محمد سلیم اللہ بدایونی
بقلم خود

Signed and attested in my presence and approved by all

19/11/81 (Sd) G. G. Young
Comm.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

# نقل تحریرات علماء لاہور

**سوال** رفع یدین و آمین مفسد نماز ہے یا نہین - اور جو امام رفع یدین و آمین بالجہر کرے تو اسکے پیچھے حنفی المذہب کی نماز درست ہوتی ہے یا نہین -

**جواب** رفع یدین بروایۃ صحیحہ مفسد صلوۃ نہین وفی العالمگیریۃ رفع الیدین لا یفسد اور یہی حال آمین بالجہر کا ہے اور حنفی المذہب کی نماز ایسے امام کے پیچھے جو اصول مین اسکا مخالف نہو اور فروع مین اسکا مخالف ہو جیسے شافعی مالکی حنبلی اور ان امور مین جو جواز صلوۃ کے لئے حنفیون مین ضروری ہین رعایۃ کرتا ہو درست ہے وفی رد المحتار واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز ما لم یعلم منه ما یفسد الصلوۃ علی اعتقاد المقتدی وعلیه الاجماع -

خلیفہ حمید الدین عفی عنہ

**جواب ۲** رفع یدین و آمین مفسد نماز نہین - اور جو امام یہہ کام کرے اسکے پیچھے بالاتفاق نماز جایز ہے اور جو رفع یدین کو عمل کثیر سمجھا گیا اور بناء علیہ اسکو مفسد نماز ٹھہرایا گیا ہے یہہ حنفی مذہب مین شاذ قول ہے جمہور علماء کا فتوی و اعتماد نہین ہے

درمختار مین عمل کثیر کے بیان مین کہا ہے وفیها خمسة اقوال اصحها ما لا یشک بسببه الناظر من بعید فی فاعله انه لیس فیها فلا تفسد برفع یدیه فی التکبیرات الزواید علی المذهب وما روی من الفساد فشاذ طحطاوی مین کہا ہے قوله فشاذ ای روایۃ ودرایۃ لان المختار فی العمل الکثیر ما ذکرناه لا ما یقام بالیدین حلبی عن المنح - اور ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف مین کہا ہے قال ابو الیسر اقتداء الحنفی بالشافعی غیر جایز لما روی مکحول النسفی ان رفع الیدین فی الصلوۃ عند الرکوع والرفع منه مفسد لانه عمل کثیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال ابن الھمام واخذ صاحب الھدایۃ الجواز خلفھم من جھۃ الروایۃ وقد مر ھذہ لشذ وذلك وقد صرح بشذ وذھا فی النھایۃ والمختار فی تفسیر العمل الکثیر ما لو راہ شخص من بعید ظنہ انہ لیس فی الصلوۃ وفی الذخیرۃ رفع الیدین لا یفسد الصلوۃ وکذا فی جامع الفتاوی لان مفسدھا لم یعرف قربۃ فیھا ورفع الیدین فی الوتر والعیدین سنۃ اجماعًا اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ فوائد بہیہ میں امام عصام بن یوسف سے (جو حنفی اماموں سے ہیں اور امام ابو یوسف کے شاگرد) نقل کیا ہے کہ وہ نماز میں رفع یدین کیا کرتے۔ پھر کہا ہے کہ انکے فعل سے معلوم ہوا کہ حنفی مذہب میں رفع یدین نماز کا مفسد نہیں صحیح اور اس فعل سے حنفی اپنے مذہب سے خارج نہیں ہوتا چنانچہ کہا ہے دفی طبقات القاری عصام بن یوسف روی عن ابن المبارك والثوری وشعبۃ وکان صاحب حدیث یرفع یدیہ عند الرکوع وعند الرفع الراس منہ انتھی قلت یعلم منہ بطلان روایۃ مکحول عن ابی حنیفۃ ان من رفع یدیہ فی الصلوۃ فسدت صلوتہ التی اغتر امیر کاتب الاتقانی بھا کما مر فی ترجمتہ فان عصام بن یوسف وکان من ملازمی ابی یوسف وکان یرفع فلو کان لتلك الروایۃ اصل لعلم بھا ابو یوسف وعصام وسیاق التفصیل فی بطلان تلك الروایۃ فی ترجمۃ مکحول انشاء اللہ تعالی ویعلم ایضًا ان الحنفی لو ترك فی مسئلۃ مذھب امامہ لقوۃ دلیل خلافہ لا یخرج بہ عن ربقۃ التقلید فی صورۃ ترك التقلید الا تری الی ان عصام بن یوسف ترك مذھب ابی حنیفۃ فی عدم الرفع ومع ذلك ھو معدود فی الحنفیۃ ویؤیدہ ما حکاہ اصحاب الفتاوی المعتمدۃ من اصحابنا من تقلید ابی یوسف یومًا الشافعی فی طھارۃ القلتین۔

یہہ رفع یدین کی نسبت علماء کے اقوال ہیں ایسا ہی آمین وغیرہ امور جو ایک مذہب میں

© rasailojaraid.com

سنت ہیں اور دوسرے مذہب میں مکروہ بھی چنانچہ علمانے لکھا ہے کہ ایسے افعال کرنیوالی کے پیچھے حنفی کی نماز درست ہے ملا علی قاری نے رسالہ اقتدا بالمخالف میں لکھا ہے۔ ثم المواضع المھتمۃ للمراعاۃ فی حق المخالف ان یتوضأ من الفصد والحجامۃ وکذا وکذا الی ان قال واما مراعاۃ بعض الافعال التی ھی سنۃ عند المخالف ومکروہ عند غیرہ کرفع الیدین فی حالۃ الانتقال وکجھر البسملۃ واخفائھا وبسط الیدین فی القنوت ونحوھا فھذا وامثالھا مالا یمکن الجمع بینھما ولا یتصور الخروج من عھدۃ خلافھما فکل یتبع مذھبہ ولا یمنع مشربہ۔

| | |
|---|---|
| قد اجاد واصاب فیما افاد واجاب<br>ابوعبد البر محمد (غضنفر) اللودیانی | محمد حسین و ابوسعید (مہر) |

الجواب رفع الیدین لا یفسد الصلوۃ لانہ من اعمال الصلوۃ کما ثبت بالاحادیث الصحیحۃ وکل ما کان من اعمال الصلوۃ لا یفسد الصلوۃ بل یصحح الصلوۃ واما من قال من الحنفیۃ ان رفع الیدین عمل کثیر فقد اخطاء فان العمل الکثیر شرطہ ان لا یکون من اعمال الصلوۃ بل یکون ممایُنافی الصلوۃ ورفع الیدین من اعمال الصلوۃ فکیف یستقیم کونہ عملاً کثیراً فتدبر۔ وعلی ھذا لا نحتاج الی اختیار معنی من معانی العمل الکثیر وترجیح بعضھا علی بعض کما ذھب الیہ من ذھب من العلماء ھذا ھو طریق السداد ومن دونہ خرط القتاد۔ کتبہ محمد عبد الحکیم الکلانوری اللاہوری

المجیب مصیب محمد ابوعبد العزیز۔ العبد رحیم اللہ۔ قد اصاب من اجاب علام اللہ قصوری

اس اتفاق وتحریرات کا نتیجہ جسکی طرف ہم خواص وعوام اور سول کے حکام کو توجہ دلانا چاہتے ہیں یہہ ہے کہ دھلی ولاہور دونون شہر زمانہ قدیم سے اسوقت تک دار العلم ودار السلطنت چلے آئے ہین اور یہانکی علما ہی اکثر بلاد ہندوستان وپنجاب مین فتوی وفیصلہ کے باب مین مستند ومعتمد علیہ رہے ہین۔ پس جب یہانکی علما فریقین نے ان مسایل خلافیہ رفع یدین وآمین وغیرہ مین یہہ اتفاق وفیصلہ کیا ہے تو اُن شہر کے خواص وعوام کو تقلیداً خواہ تحقیقاً انکی متابعت وموافقت

حکم مجسٹریٹ ابتدائی عدالت کو منسوخ کرنا پڑا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

# تکملہ

مضمون مصالحہ

اس معاہدہ و تحریرات مین جو رعایت مفسدات کی شرط لگائی گئی - اور اس شرط سے اقتدا مخالف کو بالاجماع صحیح کہا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر امام اُن امور کی رعایت کر لیا کرتا ہے جو مقتدی کے اعتقاد مین مفسد نماز ہین - تو ایسے شخص کے پیچھے بالاتفاق اقتدا صحیح ہے - اور اسی شرط پر دہلی مین معاہدہ ہوا ہے اور اس پر علما حنفیہ لاہور کا اتفاق ہے -

اِس تکملہ مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ اگر امام ایسا فعل کرے جو مقتدی کے خیال مین مفسد نماز ہو مثلاً امام فصد کرا کر بلا وضو جدید نماز پڑہا دے جسکو حنفی مقتدی مفسد نماز جانتا ہے یا شرمگاہ کو ہاتہہ لگا کر بلا تجدید وضو امام پڑہا دے جس کو شافعی مفسد نماز خیال کرتا ہے تو ایسے امام کے پیچھے اس مقتدی مخالف کی نماز جایز ہونے مین (گو حنفیہ دہلی و لاہور کا اتفاق نہین ہے) سلف صالحین و ایمہ مجتہدین و ایمہ اربعہ وغیرہ کا کیا قول ہے ؟

ہمارے خیال مین سلف صالحین صحابہ و تابعین و ایمہ مجتہدین کے نزدیک تو ایسے شخص کے پیچھے بہی مقتدی مخالف کی نماز ہو جاتی ہے - اور یہی امر حدیث صحیح سے ثابت ہے عدم جواز نماز صرف متاخرین کا قول ہے سو بہی اتفاقی نہین ہے - اکثر متاخرین قایل عدم جواز ہین - بعض انمین بہی قایل جواز اقتدا ہین - وہ کہتے ہین اس باب مین امام کے اعتقاد کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا جو فعل وہ کرتا ہے اسکو اپنے خیال مین صحیح سمجہتا ہے یا نہین اگر وہ اسکو صحیح سمجہتا ہے اور اسکی نماز اپنے اعتقاد مین درست ہو تو مقتدی کی نماز بہی اس کے پیچہے ہو جاتی ہے - کیونکہ ان مسایل اختلافیہ مین خطا بالیقین ثابت نہین ہوتی جسپر مخالف کی نماز کو جسکو وہ اپنے نزدیک صحیح سمجہتا ہے باطل قرار دیا جاوے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کتاب درمختار مین (جو حنفی مذہب مین بڑی معتبر کتاب ہے) مسئلہ عدم جواز اقتداء

| | |
|---|---|
| قال فی الدر المختار قلت وھذا (ای عدم جواز الاقتداء) بناء علی ان العبرة لرای المقتدی وھو الاصح وقیل لرای الامام وعلیه جماعة قال فی النهایة وھو اقیس وعلیه فیصح الاقتداء وان کان لا یحتاط | بصورت عدم رعایت امور مفسدہ بیان کرکے کہا ہے کہ اس عدم جواز کی بناء اسپر ہے کہ اس باب مین مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار ہے - یہہ روایت اصح ہے - بعض کا قول ہے کہ امام کے اعتقاد کا اعتبار ہے اسپر ایک جماعت علماء کا اتفاق ہے - کتاب نہایہ مین کہا ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے |

بناءً علیہ اقتداء امام مخالف جایز ہے اگرچہ وہ امور مفسدہ کے (رعایت سے) احتیاط نہ کرے -

طحطاوی نے شرح درمختار مین اکثر متاخرین سے مقتدی کے اعتقاد کا معتبر ہونا نقل

| | |
|---|---|
| قال الطحطاوی بعد ما نقل عن الاکثرین الاعتبار لرای المقتدی وقیل لرای الامام وعلیه الهندوانی وجماعة قال فی النهایة وھو اقیس وعلی ھذا فیصح وان لم یحتط - وھکذا فی النھر الفایق | کرکے کہا ہے بعض متاخرین کے نزدیک اعتقاد امام کا اعتبار ہے اور اسی پر امام ہندوانی اور ایک جماعت ہے نہایہ مین ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے بنا بران مخالف امام کے پیچھے نماز درست ہے اگرچہ وہ احتیاط نکرتا ہو |

ایسا ہی نہر الفایق مین ہے

حموی نے شرح اشباہ والنظائر مین کہا ہے کہ ابوبکر رازی نے ذکر کیا ہے کہ حنفی کا اقتداء

| | |
|---|---|
| ذکر ابوبکر الرازی ان اقتداء الحنفی فی الوتر بمن یسلم علی راس رکعتین یجوز ویصلی معه بقیة الوتر لان امامه لم یخرج بسلامه | سے اس شخص (شافعی وغیرہ) کے پیچھے جایز ہے جو وتر کی دو رکعت پہ سلام پھیردے - حنفی مقتدی اسکے ساتھ ہی اپنی ایک رکعت |

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



عنده لانه مجتهد فيه كما لو اقتدى بامام قد رعف و راى الامام انه لا ينقض وضوئه صح الاقتداء لان طهارة الامام صحيحة عنده وهو مجتهد فيه -

باقیماندہ پوری کرے کیونکہ اسکا امام اپنے خیال مین اس سلام سے نماز وتر سے خارج نہین ہوا کیونکہ یہہ امر اختلافی اجتہادی ہے - جیسے اگر وہ (حنفی مقتدی) اپنے امام کا اقتداء کرے جسکی نکسیر پھوٹے اور وہ بلا وضو جدید نماز پڑھ لے اور وہ یہہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نکسیر سے وضو نہین ٹوٹتا تو اسکے پیچھے حنفی کی نماز درست ہے کیونکہ امام کا وضو اسکے اپنے اعتقاد مین قایم ہے - اور یہہ امر بھی اختلافی واجتہادی ہے جسمین کسی جانب خطا کا یقین نہین ہوسکتا -) محقق حنفیہ کمال الدین ابن الہمام نے کہا ہے کہ ہمارے اوستاد سراج الدین

قال الشيخ محقق الحنفية كمال الدين ابن الهمام وكان شيخنا سراج الدين يعتقد قول الرازي وانكر انيكون فساد الصلوة بذلك مرويا عن المتقدمين حتى كرته بمسئلة الجامع فى الذين تحروا فى الليلة المظلمة وصلى كل الى جهة مقتدين باحدهم فان جواب المسئلة ان من علم منهم بحال امامهم فسدت صلوته لاعتقاده ان امامه على الخطأ -

امام ابو بکر رازی کے قول کو (جسمین اعتقاد امام کو معتبر ٹھہرایا ہے) پسند کرتے اور فساد نماز کا متقدمین ائمہ سے مروی ہونا تسلیم نہ کرتے یہانتک کہ مینے انکو (امام محمد کی) جامع کا یہہ مسئلہ جتایا کہ جو لوگ اندھیری رات میں اٹکل سے جہت قبلہ مقرر کرکے نماز پڑھین اور ہر ایک کسی کسی جانب مونہہ کر لے اور وہ سب ایک امام کے مقتدی ہون تو انکی نسبت اس کتاب کا یہہ حکم ہے کہ جو شخص امام کا حال جانتا ہو (کہ وہ سمت قبلہ پر نہین) اسکی نماز صحیح نہین ہے کیونکہ اسکے اعتقاد مین اسکا امام خطاء پر ہے -

اس قول ابن الہمام سے اگرچہ یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض مسایل مین اعتقاد مقتدی کا معتبر ہونا امام محمد سے مروی ہے مگر ساتھہ اسکے یہہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ خاصکر مسئلہ اقتدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



غیر محتاط میں ان ائمہ سے کچھہ مروی نہین ہے اگر کچھہ اس باب مین اِن سے مروی ہوتا تو شیخ ابن الہمام کے اوستاد سراج الدین اس سے انکار نہ کرتے - اور شیخ ابن الہمام بھی اس انکار کے جواب مین یہہ مسئلہ تحری قبلہ کے پیش نہ کرتے - بلکہ خاص اسی قول کو پیش کرتے - ومع ہذا جو کچھہ ابن الہمام نے اِن کے انکار کے مقابلہ مین پیش کیا ہے اور اس سے اور بزعم خود اعتقاد مقتدی کا ملحوظ ہونا امام محمد سے ثابت کیا ہے یہہ امر متنازعہ فیہ سے کچھہ تعلق نہین رکھتا اور اسکی تائید کرتا ہے کیونکہ اسمین ایک امر قطعی الثبوت (استقبال کعبہ) مین امام و مقتدی کے مخالفت کے حکم کا بیان ہے جسمین مقتدی اپنے امام کو یقیناً خطا پر سمجھتا ہے اور متنازع فیہ امام و مقتدی کے ایسے اجتہادی امور مین مخالفت کا حکم ہے جسمین خطاء امام بالیقین معلوم نہین ہو سکتی) اسی نظر سے ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء بالمخالف مین امام ابن الہمام کے اِس قول کو نقل کر کے اسکا یہی جواب دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ

| | |
|---|---|
| ولجیب عن هذا بان فساد صلوٰة المقتدی فی مسئلة التحری لا یستلزم فساد صلوته فیما ذکره الرازی لان المقتدی فی الصورة الاولی یعتقد ان امامه اخطا فیما هو قطعی الثبوت فی الصلوٰة وهو استقبال القبلة وفی الثانیه یعتقد ان امامه اخطاء فی امر ظنی مجتهد فیه فشتان بینهما - (رسالہ اقتداء بالمخالف علی قاری) | مسئلہ تحری قبلہ مین مقتدی کی نماز فاسد ہونے سے اس صورت مین (جسکا امام رازی نے ذکر کیا ہے) مقتدی کی نماز کا فاسد ہونا ثابت نہین ہوتا کیونکہ پہلی صورت (تحری قبلہ) مین مقتدی امام کو ایسے امر مین خطا پر جانتا ہے جو قطعی الثبوت ہے اور دوسری صورت مین اسکو ایک امر ظنی مین خطا پر سمجھتا ہے پس اسمین اسمین بہت فرق ہے |

یہہ ائمہ حنفیہ کے اقوال کی نقل ہے - اور جو اس باب مین صحابہ و تابعین و ائمہ ثلثہ امام مالک و شافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کا قول و فعل منقول ہے وہ کتاب خادم زرکشی و فتوی شیخ ابن تیمیہ حنبلی مین منقول ہے جسکا ماحصل کتاب قول السدید ابن ملا فرخ مکی مین موجود ہے - یہہ مقام اسکی نقل و اصل سے قاصر ہے

© rasailojaraid.com